زبانوں اور علوم و فنون میں اپنی دست رس کا خیال رہتا تھا نہ کثرتِ مشاغل، کمیابیٔ کتب، تساہلِ رفقاء اور دوسرے موانع کا۔"

مولانا حالی نے اپنی کتاب حیاتِ جاوید میں سرسید کی ایک خامی کا ذکر کیا ہے کہ اُن میں بڑا غلط قسم کا پندار پایا جاتا تھا۔ سیرتِ فریدیہ کے مرتب نے بھی اس کی تائید کی ہے اور کہا ہے:

"سید مرحوم میں بھی یہ مرض تھا، وہ اپنی ہر رائے کو حتمی طور پر ظاہر کیا کرتے تھے، ان کا ہر قیاس عقیدہ بن جاتا تھا، اُن کی ہر بات میں قطعیت ہوتی تھی اور ہر قول میں ادعا! اس لیے بھلا اس کا امکان کہاں تھا کہ وہ اختلافِ رائے کو اکثریت کے فیصلے کے آگے تج دیتے اور معرکہ میں اپنا بوجھ ملکیوں کے پلّے میں ڈال دیتے۔"

شرح ابواب الوتر من جامع الترمذی تالیف: مولانا محمد یوسف بنوری۔ ناشر: الحجاز پرنٹنگ سنٹر کراچی۔ قیمت: ۴ روپیہ۔ ضخامت: سو صفحات سے زائد۔

اس برِ صغیر میں جن بزرگوں نے علمِ حدیث کی خدمت کی ہے، ان میں علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ اپنا ایک خاص مقام اور مرتبہ رکھتے ہیں۔ آج پاکستان و ہندوستان بلکہ متعدد دوسرے ملکوں میں بھی لاکھوں کی تعداد میں ایسے علماء موجود ہیں جو علمِ حدیث میں ایک یا ایک سے زائد واسطوں سے حضرت علامہؒ کے شاگرد ہیں۔ ایک صورت تو آپ کے افادات کی اشاعت کی یہ تھی اور دوسری صورت یہ ہوئی کہ آپ کے بعض ممتاز شاگردوں نے آپ کے افادات کو دورانِ درس قلم بند کیا اور بعد میں انہیں ایڈٹ کر کے شائع کیا۔ زیرِ نظر کتاب اس سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں مولانا بنوری نے ترمذی کے ابوابِ وتر پر حضرت علامہ کے افادات کو بڑی محنت سے مرتب کر کے قابلِ قدر اضافوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب حدیث کے طالب علموں کے لیے خاصے کی چیز ہے۔ کتاب کا معیارِ طباعت، کاغذ، شیرازہ بندی وغیرہ سب بہت اچھے ہیں۔